

بہت بلند تھا۔ پہلے سرکار انگریزی میں ملازم رہے، پھر الود میں فوجدار ہو گئے۔ بعد
ازآں لکھنؤ چلے گئے اور ایک معزز خدمت پر مامور ہوئے۔ ۱۸۵۶ء کے بعد سررشتہ
تعلیم میں منسلک ہو گئے تھے۔ مصطفیٰ خاں شیفتہ کے نہایت عزیز دوست تھے۔ غالب
سے بھی گہرے تعلقات تھے۔

شیفتہ : نواب مصطفیٰ خاں، اردو میں شیفتہ اور فارسی میں حسرتی تخلص۔

۱۸۰۶ء - ۱۸۶۹ء موتن کے بعد غالب سے مشورہ سخن کرتے رہے۔ نہایت عزیز
دوست تھے، جنہوں نے ہر موقع پر غالب کی مدد کی۔

آشفۃ نوا : جس کی نواؤں سے پریشانی ٹپکتی ہو، درد بھرے نغمے سنانے والا۔

شرح : درد بھرے نغمے سنانے والا۔ غالب دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اب
شاید وحشت اور شیفتہ اس کا مرثیہ کہیں، کیونکہ وہ اس کے نہایت عزیز دوست تھے۔



۱۔ لغات :

ننگ پیراہن : لباس
کے لیے باعث ننگ عار۔

شرح : اس

پھول کی عزت و آبرو کیا
ہو سکتی ہے، جو باغ میں

نہ ہو، کیونکہ پھول باغ
ہی میں بھلے لگتے ہیں،

جہاں لوگ سیر و تفریح

کے لیے جاتے ہیں۔ ان
کے رنگ، خوشبو اور طراوت

سے لطف اٹھاتے ہیں۔

آبرو کیا خاک اُس گل کہ گلشن میں نہیں

ہے گریباں ننگ پیراہن، جو دامن میں نہیں

صنعت سے اے گریہ! کچھ باقی مرے تن میں نہیں

رنگ ہو کر اڑ گیا، جو خوں کہ دامن میں نہیں

ہو گئے ہیں جمع، اجڑاے نگاہِ آفتاب

ذرے، اس کے گھر کی دیواروں کے روزن میں نہیں

کیا کہوں تار کی زندانِ غم، اندھیر ہے

پنبہ نورِ صبح سے کم، جس کے روزن میں نہیں